8991 ـ كيا قبر والے كى پہچان كے ليے قبر پر كوئى علامت اور نشانى ركھنا جائز ہے ؟

سوال

ہمارے ہاں عادت ہے كہ قبر پر ميت كے سرہانے اور پاؤں والى طرف، يا بعض اوقات صرف سرہانے پتھر يا سيمنٹ كى كوئى چيز يا كوئى لكڑى وغيرہ ركھى جاتى ہے، اس ميں اسلامى حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شريعت مطہرہ نے قبروں پر كچھ بنانے كو حرام قرار ديا ہے، اور قبر پر بنى ہوئى عمارت وغيرہ كو منہدم كرنے كا حكم ديا ہے، اور ميت كے اہل و عيال اور دوست و احباب كے ليے قبر پر كوئى نشانى اور علامت ركھنا جائز قرار ديا، ليكن يہ علامت شريعت مطہرہ كى ممنوع كردہ اشياء مثلا عمارت يا كوئى اور چيز نہ ہو.

1 ـ قبروں پر عمارت تعمير كرنے كى حرمت كى دليل يہ ہے:

جابر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے قبر كو پختہ كرنے اور اس پر بيٹھنے اور اس پر كچھ تعمير كرنے سے منع فرمايا.

صحيح مسلم شريف حديث نمبر (670).

التجصيص: چونا گچ كے ساتھ پلستر كرنے كو كہتے ہيں.

امام شوكانى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

قولہ: " ان يبنى عليہ" يعنى قبر پر كچھ تعميركيا جائے، اس ميں قبر پر عمارت تعمير كرنے كى حرمت پائى جاتى ہے.

امام شافعى رحمہ اللہ تعالى اور ان كے اصحاب نے تفصيل كے ساتھ بيان كرتے ہوئے كہا ہے:

اگر تو قبر پر تعمير كردہ اشياء بانى كى ملكيت ہو تو مكروہ ہے، اور اگر قبرستان ميں ہو تو پھر حرام.

ليكن اس تفصيل كى كوئى دليل نہيں.

حالانکہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا قول تو یہ ہے کہ:

" میں نے مکہ میں آئمہ کرام کو دیکھا کہ وہ قبر پر تعمیر کردہ کو منہدم کرنے کا حکم دیتے تھے" .

اور اس انہدام پر مندرجہ بالا حدیث بھی دلالت کرتی ہے.

دیکھیں: نیل الاوطار (4 / 132) اور الام للشافعی (1 / 277).

اور علی رضی اللہ تعالی عنہ کی جس حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل فقرہ میں آرہی ہے:

اور قبروں پر بنی ہوئی عمارت وغیرہ کے انہدام کا حکم تو سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے.

ابو ہیاج اسدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا:

" کیا میں تجھے اس مہم کے لیے روانہ نہ کروں جس کے لیے مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا:

" کہ تو ہر مجسمے تو توڑ دے، اور ہر اونچی قبر کو برابر کر دے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (969).

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قولہ: " ہر اونچی قبر کو برابر کر دو"

اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ: سنت یہ ہے کہ کسی افضل یا غیر افضل شخص کی قبر کی اونچائی میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہئے، اور اسے زیادہ اونچا نہیں کرنا چاہیے.

اور ظاہر یہ ہے کہ: اجازت سے زیادہ قبر کو اونچا کرنا حرام ہے، امام احمد اور امام شافعی اور امام مالك کے اصحاب کی ایك جماعت نے اس کی صراحت بیان کي ہے.

اور یہ کہنا کہ یہ ممنوع نہیں ہے، کیونکہ سلف اور خلف سے ثابت ہے اور اس پر کسی کا انکار نہیں، جیسا کہ امام یحیی اور مھدی نے" الغیث" میں کہا ہے، یہ قول صحیح نہیں، کیونکہ اس میں انتہائی چیز تو یہ ہے کہ انہوں نے اس پرسکوت اختیار کیا ہے، اور جب ظنی امور ہوں تو اس میں سکوت دلیل نہیں بن سکتا، اور قبروں کو اونچا کرنے کی حرمت کو ختم کرنا ظنی امور میں سے ہے.

اور قبروں پر قبے، اور مزار وغیرہ تعمیر کرنا تو بالاولی اس حدیث میں شامل ہوتا ہے، جس حدیث میں قبر کو اونچی

کرنے سے منع کیا گیا ہے، اور پھر ایسا کرنے میں قبروں کو مساجد اور سجدہ گاہ بنانا بھی ہے، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے.

دیکھیں: نیل اولاطار (4 / 130).

لیکن کسی جائز اور مباح چیز کے ساتھ قبر کی نشانی اور علامت رکھنا جائز ہے، سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا بیان ملتا ہے:

کثیر بن زید مدنی مطلب رحمہ اللہ تعالی سے بیان کرتے ہیں کہ جب عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالی عنہ فوت ہوئے اور انہیں دفن کیا جا چکا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك شخص کو پتھر لانے کا حکم دیا تو وہ شخص اسے نہ اٹھا سکا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود اٹھے اور اپنے بازؤں سے آستانیں اوپر کیں ـ کثیر رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ: مطلب نے کہا: جس نے مجھے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بتایا وہ کہتا ہے: ـ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بازؤں سے کپڑا دور کیا تو گویا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بازؤں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پتھر اٹھا کر ان کے سر کے پاس رکھ دیا، اور فرمانے لگے:

" اس سے میں اپنے بھائی کی قبر پہچان لیا کرونگا، اور اپنے خاندان میں سے مرنے والوں کو اس کے قریب دفن کر سکوں گا".

سنن ابو داود حدیث نمبر (3206) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے التلخیص الحبیر (2 / 133) میں اس حدیث کی سند کو حسن قرار دیا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

پتھر یا لکڑی کے ساتھ قبر کی علامت اور نشانی رکھنے میں کوئی حرج نہیں.

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: قبر کی پہچان کے لیے علامت اور نشانی رکھنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالی عنہ کی قبر کی علامت اور نشانی رکھی تھی.

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (2 / 191).

واللہ اعلم .